مولانا محمد مغیرہ (جامع مسجد احرار چناب نگر)

مرزا طاہر کی ہفوات اور انکا جواب

کیا قادیانیوں کے نزدیک مرزا کادیانی کی وحی کے مقابلہ میں حضور علیہ السلام کی حدیث کی کوئی حیثیت ہے؟

قارئین محترم! ہم حیران ہیں کہ مرزا طاہر عمر کے جس حصہ میں پہنچ چکا ہے اس وقت انسان کو فکر آخرت دامن گیر ہوتی ہے مگر مرزا طاہر کو اپنے مرنے کا فکر ابھی تک لاحق نہیں ہوا۔ شاید وہ سمجھتا ہے جیسا کہ پاکستان کے قانون کی گرفت سے بچنے کیلئے اپنی موروثی چالاکی اور عیاری سے ملک سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا ہے اور اپنے خاندانی محسن حکومت برطانیہ کے زیر سایہ عیش و عشرت کی زندگی گزار رہا ہے کل قیامت کے دن بھی کوئی راستہ بچ نکلنے کا اپنی عیاری سے اختیار کر لے گا مگر اسے معلوم نہیں کہ اس دن تو شیطان بھی اپنے متبعین سے کہہ اٹھے گا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا تھا جبکہ میں نے تم سے جھوٹا وعدہ کیا تھا میری تم پر کوئی حکمرانی نہ تھی میں نے تمہیں بلایا اور تم نے میری بات کو مان لیا (بس) اب میں تمہاری مدد نہیں کر سکتا تم اپنی سزا خود بھگتو۔ لو جناب مرزا طاہر جی سے شیطان بھی بازی ہار گیا تم کس خیال میں ہو تمہیں خلیفہ بننے کی بہت عجلت تھی کیا جناب نے اپنے دادا کے مذھب کو نہیں جانا نہیں پڑھا یا تجاھل سے کام لے رہے ہو۔

مرزا طاہر! آنکھیں کھولو اور اپنی لائبریری سے تیس اپریل ۱۹۴۰ء کا اپنا جماعتی روزنامہ الفضل اٹھا کر دیکھو اس میں بہت ہی واضح لفظوں میں یہ بات ذکر کی گئی ہے جس میں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قادیانیوں کے ہاں واقعی مرزا کی وحی کے مقابلہ میں حدیث رسول کی کوئی اھمیت نہیں۔ عبارت آپکو ہم پیش کر دیتے ہیں۔ جس کو سوال و جواب کی صورت میں ذکر کیا گیا ہے۔

حوالہ: ۱۔ جب ایک حدیث جو صحیح سمجھی جاتی ہو اور قول مسیح موعود میں بظاہر مخالف ہو تو مقدم کس کو کیا جائے گا۔ (سوال جس قدر واضح ہے جواب بھی اتنا ہی واضح ہے)

جواب۔ مسیح موعود سے جو باتیں ہم نے سنی ہیں وہ حدیث کی روایت سے معتبر ہیں کیونکہ حدیث ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نہیں سنی یہی حدیث اور مسیح موعود کا قول مخالف نہیں ہو سکتے۔ (روزنامہ الفضل ۳۰ اپریل ۱۹۴۰ء)

جی مرزا طاہر! کچھ سمجھ آیا۔ چونکہ ہمارا مقصد صرف آپ کو جواب دے کر خاموش کرانا ہی نہیں بلکہ آپکو باور کرانا ہے کہ آپ جس راستہ پر چل رہے ہیں یہ جہنم کا راستہ ہے۔ اسے چھوڑ کر صحیح راستہ پر آ جاؤ۔ اس لیے آپکو سمجھانے کیلئے ایک دو باتیں پیش خدمت ہیں امید ہے سمجھنے میں آسانی ہو گی بشرطیکہ ضد چھوڑ دی

جائے۔ مثلاً حضور علیہ السلام کی حدیث ہے جس کو امام ترمذی نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے جس کے الفاظ اور معنیٰ پیش خدمت ہے۔

(۱) ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولانبی

ترجمہ:۔ تحقیق رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے میرے بعد نہ کوئی رسول اور نہ ہی کوئی نبی (ترمذی شریف)

(۲) اسی طرح حضور علیہ والسلام کی حدیث۔ انی آخرالانبیاء

ترجمہ۔ میں انبیاء میں سے آخری نبی ہوں۔ مسلم شریف جلد نمبر ا ص ۴۴۶

(۳) اس طرح حضور علیہ والسلام کی حدیث۔ انا رسول من ادرک حیاومن یولد بعدی

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اس شخص کا بھی رسول ہوں جس کو میں زندگی میں پالوں اور اس شخص کا بھی رسول ہوں جو میرے بعد پیدا ہو گا۔ کنزالعمال جلد نمبر ۶ ص ۱۰۱

یہ تین احادیث ہیں جو نہایت مختصر اور صاف اور واضح لفظوں میں آپکے سامنے پیش کر دی گئیں ہیں۔

ان احادیث کے مقابلہ میں مرزا طاہر اور انکے متبعین گزشتہ سوال و جواب کی روشنی میں دیکھیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی حدیث رسول کو کیسے رد کر رہے ہیں (معاذاللہ)

مرزا غلام احمد قادیانی: سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلاء ص ۱۱)

میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس نے مجھے بھیجا ہے اور اس نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۸)

ان دونوں مذکورہ حوالوں سے بات واضح ہو گئی کہ مذکورہ سوال و جواب (جس کو الفضل ۳۰ اپریل ۱۹۴۰ء میں ذکر کیا گیا) میں حل شدہ بات کے مطابق حدیث رسول کی قادیانیوں کے نزدیک کوئی حیثیت و اھمیت نہیں ہے اگر مرزا جی یا مرزا قادیانی کے متبعین کے ہاں حدیث رسول کی کوئی اھمیت ہوتی تو مرزا کادیانی خود نبوت و رسالت کا دعویٰ نہ کرتا اور اگر مرزا قادیانی نے اپنی ازلی بد بختی کے سبب نبوت کا دعویٰ کر ہی لیا تھا باقی مرزائی اس کا انکار کرتے نظر آتے اور اس نئی شیطانی نبوت پر لعنت بھیجتے، کفر سے نکل کر دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتے۔ مگر جہنم کفار کیلئے تیار کی گئی ہے۔

قارئین کرام: جب اس قسم کے حوالے مرزائیوں کو دکھائے جاتے ہیں تو بڑی چالاکی سے کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو ظلی اور بروزی طور پر نبی ہونے کا دعویٰ ہے جو لوگوں کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کے علاوہ کچھ نہیں ہے یہ صرف دھوکہ اور لفظوں کا ھیر پھیر ہے۔ جبکہ مرزائیوں نے خود ظلی بروزی نبوت کے متعلق لکھا ہے۔

یہ جو بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ظلی یا بروزی نبوت گھٹیا قسم کی نبوت ہے یہ محض نفس کا دھوکہ ہے جسکی کچھ بھی حقیقت نہیں حق یہ ہے کہ ظلی نبوت بھی ایسی ہی نبوت ہے جیسی کہ دوسری نبوتیں۔ کلمۃ الفصل ص ۳۲

قارئین محترم: اگر آپ درج ذیل حوالہ پڑھیں تو آپ پر انکی نبوت کی بالکل وضاحت ہو جائے گی انکی سبھی تاویلیں انکے اپنے ہاتھوں تار تار ہو رہی ہیں۔

بلکہ آپ توجہ فرمائیں گے تو آنے والا حوالہ چشم کشا ثابت ہوگا۔ ملاحظہ فرمائیں " پس شریعت اسلامیہ نبی کے جو معنیٰ کرتی ہے اس معنیٰ سے حضرت (مرزا) صاحب ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں۔ حقیقۃ النبوت ص ۱۷۴"

اس حوالہ سے ہر قسم کی ہیرا پھیری کا دروازہ بند ہوگیا اور واضح ہوگیا کہ قادیانی مرزا غلام احمد کو واقعی رسول تسلیم کرتے ہیں تو بالالفاظ دیگر مرزا غلام احمد کادیانی مرزا بشیر الدین محمود احمد سمیت تمام کادیانی مرزا غلام احمد کو حقیقی نبی و رسول مانتے ہیں۔

اب آیئے اس طرف کہ حدیث میں واضح الفاظ موجود ہیں حضور علیہ السلام کے بعد کوئی نبی و رسول نہیں جبکہ حدیث کے مقابلہ میں مرزا کادیانی اپنی نبوت کا ڈھونگ رچائے ہوئے ہی نہیں بلکہ اپنے دعوے پر مصر ہیں تو واضح ہوا کہ مرزائیوں کے ہاں حدیث کے مقابلہ میں مرزا جی کی باتیں اور اسکا کہا ہوا زیادہ معتبر ہے اس کے علاوہ اور بھی سنیئے کہ

حوالہ نمبر ۲۔ احادیث حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کی صحت و عدم صحت کیلئے معیار نہیں ہیں جیسا کہ مولوی محمد علی صاحب اور مولوی محمد احسن صاحب کا مذہب ہے بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام کی وحی حدیث کی صحت و عدم صحت کیلئے کسوٹی ہے جو حدیث حضور کی وحی کے معارض ہے وہ ردی کی طرح پھینک دینے کے قابل ہے وہ آنحضرت کا قول نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ خدا کے قول کے معارض ہے"

اس حوالہ سے یہ باتیں واضح ہوتی ہیں۔

(۱) مرزا کی وحی معیار ہے حدیث معیار نہیں۔

(۲) مرزا کی وحی حدیث کے صحیح ہونے یا نہ ہونے کیلیے کسوٹی ہے

(۳) جو حدیث مرزا کی وحی کے معارض ہے وہ ردی کی طرح پھینکنے کے قابل ہے

(۴) مرزا کی وحی خدا کی باتیں ہیں

کیوں مرزا طاہر جی! کچھ پلے پڑا آپ کے یا نہیں؟ کچھ دماغ حاضر ہے کیوں جھوٹ پر جھوٹ بولے جا رہے ہو۔ کیا یہ الزام تھا کہ حقیقت پر مبنی ہے کہ تم لوگ حدیث رسول کو مرزا کادیانی کی وحی کے مقابلہ میں کچھ حیثیت نہیں دیتے۔

حوالہ نمبر ۳:۔ مرزا غلام احمد کادیانی رقم طراز ہے۔

میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وحی ہے جو میرے اوپر نازل ہوئی، ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔ (روحانی خزائن جلد نمبر ۱۹ صفحہ ۱۴۰)

مرزا کادیانی رقم طراز ہے:

خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ تمام حدیثیں جو پیش کرتے ہیں تحریف معنوی یا لفظی میں آلودہ ہیں یا سرے سے موضوع ہیں اور جو شخص حکم ہو کر آیا ہے اسکا اختیار ہے کہ حدیثوں کو ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے اور جس کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کردے۔ (روحانی خزائن جلد نمبر ۱۷ صفحہ ۴۰۱ حاشیہ)

اس حوالے سے مندرجہ ذیل باتیں واضح ہوئیں۔

(۱) تمام حدیثیں جو مرزا کے مقابلہ پیش کی جاتی ہیں تحریف معنوی یا لفظی سے آلودہ ہیں

(۲) وہ حدیثیں جو مرزا کے مخالف ہیں سرے سے موضوع ہیں

(۳) مرزا کادیانی حکم یعنی جج بن کر آیا ہے۔

(۴) مرزا کادیانی کو اختیار ہے جس حدیث کو چاہے قبول کرے چاہے رد کرے

ان مندرجہ بالا حوالہ جات کو پڑھنے کے بعد کوئی بے عقل ہے جو کہے کہ اب بھی مرزا یا انکے متبعین کے ہاں حدیث رسول کی کوئی حیثیت واھمیت ہے

مرزا طاھر بتائے انکا کیا خیال ہے وہ حدیث رسول علیہ السلام کو ماننے کیلئے تیار ہیں یا مرزا کے بقول حدیث رسول کو ردی کی طرح پھینکنے کیلئے تیار ہیں تو معلوم ہوا کہ واقعی حدیث مصطفےٰ کی مرزا کی وحی کے مقابلہ میں کادیانیوں کے نزدیک کوئی حیثیت واھمیت نہیں۔ کیوں مرزا طاہر یہ تم پر الزام ہے یا حقیقت سے پردہ چاک کیا گیا ہے؟

کیا مرزائیوں کے ہاں قادیان مکہ، مدینہ کے ہم مرتبہ ہے

قارئین کرام! آپ پریشان نہ ہوں اور توجہ کے ساتھ آنے والی تحریر کو پڑھیں انشاء اللہ آپ پر واضح ہوگا کہ مرزا طاہر کی ڈالی گئی لعنت انہیں پر اور انکے ساتھیوں پر جا کر پڑے گی۔

ہم نے بحمد اللہ کبھی کسی پر لعنت نہیں کی جبکہ کفار و مرتدین پر لعنت کا پڑنا انکا حق ہے اور یہ کام انکے اپنے ہاتھوں ہی انجام پذیر ہوگا۔

ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں کہ انکے اپنے ہاتھوں ان پر لعنت کیسے پڑتی ہے

مرزا محمود احمد نے تقریر کی تھی جس کو الفضل قادیان جلد نمبر ۲۲، ۱۳ دسمبر ۱۹۳۴ء نے شائع کیا جس سے انکی تقریر کا اقتباس پیش خدمت ہے

"پس قادیان اور باہر کی اینٹوں میں فرق ہے اس مقام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اسے عزت دیتا ہوں اس طرح بیت الحرام بیت المقدس یا مدینہ ومکہ کو برکت دی ہے"

اس سے واضح ہوا کہ جیسے بیت المقدس مکہ مدینہ کو برکت دی گئی ہے ایسے ہی قادیان کو برکت دی ہے یعنی برکت والے ہونے میں قادیان، مکہ، مدینہ اور بیت المقدس برابر ہیں اسکے علاوہ کوئی مفہوم نکلتا ہو تو قارئین خود فیصلہ کریں نیز مندرجہ بالا تقریری اقتباس کے ساتھ اگر مرزا قادیانی کا یہ شعر شامل کرلیا جائے تو مزید وضاحت ہو جائے گی

زمینِ قادیاں اب محترم ہے

ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

قارئین! ام القری۔ قرآن مجید کے پ ۲۵ میں مکہ معظمہ کو کہا گیا ہے جبکہ مرزائیوں کے نزدیک ام القری قادیان ہے ملاحظہ کریں

"قادیان ام القری ہے، دنیا کی بستیوں کی ماں ہے دنیا کو زندہ کرنے اور زندہ رکھنے کیلئے آج یہی قرآنی علم کا

دودھ پیدا ہوا ہے اسی دودھ پر آج افراد واقوام کی زندگی کا انحصار ہے۔ (الفضل قادیان ۳۰ اگست ۱۹۳۸ء)
اس سے بھی یہی واضح ہوا کہ مرزائیوں کے نزدیک قادیان مکہ کے ہم مرتبہ ہے۔

کیا قادیان کے جلسہ میں شرکت قادیانیوں کے ہاں حج کی طرح ہے؟

قارئین کرام! آپ باحوالہ پڑھ چکے ہیں کہ مرزائیوں کے نزدیک قادیاں، مکہ اور مدینہ ہم مرتبہ ہیں ایسے ہی یہ بھی پڑھیے کہ قادیان کا جلسہ مرزائیوں کیلیے حج کی طرح ہے ملاحظہ فرمائیں اور مرزا طاہر کو داد دیں آ ر وہ بھی تو مرزا غلام احمد قادیانی کے پوتے ہیں۔ جھوٹ پر جھوٹ بولنا انہیں وراثت میں ملا ہے حالانکہ یہی بات مرزا بشیر الدین محمود احمد نے اپنے خطبہ جمعہ میں کہی تھی جو برکات خلافت میں درج ہے الفاظ یہ ہیں۔
آج جلسہ کا پہلا دن ہے اور ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے حج خدا تعالیٰ نے مومنوں کی ترقی کیلیے مقرر کیا تھا آج احمدیوں کیلیے دینی لحاظ سے توحج مفید ہے مگر اس سے جو اصل غرض یعنی قوم کی جو ترقی تھی وہ انہیں حاصل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ حج کا مقام ایسے لوگوں کے قبضہ میں ہے جو احمدیوں کو قتل کر دینا بھی جائز سمجھتے ہیں اس لیے خدا تعالیٰ نے قادیان کو اسی کام (یعنی حج) کیلیے مقرر کیا۔ جیسا حج میں رفث فسوق اور جدال منع ہے ایسا ہی اس جلسہ میں منع ہے۔ (خطبہ جمعہ مرزا بشیر الدین محمود احمد، مندرجہ برکات خلافت ص۔ ۵، ز) (جاری ہے)

بقیہ از ص 34

تحریف کرتی ہے اور جو کچھ (اس جماعت) کے بارے پیش کیا گیا ہے، اس بنا پر جو بھی اس جماعت کی اتباع کرتا ہے یا اس کی طرف دعوت دیتا ہے یا کسی بھی وسائل ذرائع و ابلاغ کے ذریعے لوگوں کی آراء (سوچ وفکر) کو متاثر کرتا ہے، وہ کافر ہے اور دین اسلام سے مرتد ہے اور مسلم حکمران پر واجب ہے کہ وہ اس سے توبہ طلب کرے اور اگر وہ تائب ہو جائے اور ایسی (کفریہ) حرکات سے باز آجائے اور اسلام کی طرف لوٹ آئے تو ٹھیک ہے ورنہ ایسے کافر کو قتل کر دیا جائے۔

اور تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اس گمراہ جماعت اور اس جیسی دوسری اسلام سے منحرف جماعتوں مثلاً قادیانیوں بہائیوں وغیرہ سے بچیں اور لوگوں کو بچائیں۔ اور ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو وصیت کرتے ہیں کہ وہ قرآن و سنت اور اتباع صحابہ و تابعین اور ان کے بعد ائمہ مہدیین جن کا علم اور دین سے وابستگی ان کی ہدایت یافتگی پر گواہ ہیں، کو تھامیں اور اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اسلام کے دشمنوں کو جہاں کہیں بھی وہ ہوں، نیچا دکھائے اور ان کے مکر و فریب کا ابطال کرے، بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے اور ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ بہترین وکیل ہے اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے۔ وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ

سائنٹیفک ریسرچ وافتاء کی مستقل کمیٹی

مہر و دستخط

مفتی عام برائے حکومت سعودیہ عربیہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن آل شیخ

فتویٰ نمبر ۲۱۱۶۸، مورخہ ۱۴۲۰/۱/۱۴ ہجری